93529-دوران وضوء یا نماز یا روزہ کے دوران نیت توڑنا

سوال

علامہ سعدی رحمہ اللہ فتاوی السعدیۃ صفحہ (228) میں لکھتے ہیں : عبادت کی نیت توڑنے کی دو قسمیں ہیں :

ایک قسم تو وہ ہے جو عبادت کو کچھ نقصان اور ضرر نہیں دیتی یہ وہ نیت ہے جو عبادت پوری کرنے کے بعد ہو.....

اور دوسری قسم وہ ہے کہ دوران عبادت نیت توڑی جائے.... تو اس سے عبادت صحیح نہیں رہتی...."

تو کیا سعدی رحمہ اللہ کی کلام کا معنی یہ ہے کہ اگر مجھے وسوسہ یا اندیشہ آئے کہ میں روزہ توڑدوں تو کیا اس سے میرا روزہ ٹوٹ جائیگا؟

اور اگر یہ وسوسہ اور اندیشہ بغیر نیت کے ہی آجائے تو کیا اس سے بھی روزہ ٹوٹ جائیگا، اور اسکا حکم کیا ہے ؟

اور اسی طرح وضوء کے دوران مجھے شک سا ہوتا ہے کہ مثلا پیشاب آیا ہے لیکن ہوتا نہیں، اور بعض اوقات وضوء توڑنے کی نیت کی ہوتی ہے اور پھر اسی طرح کچھ نہ پانے کے بعد وضوء پورا کرلیتا ہوں، تو کیا نیت ٹوٹنے کی بنا پر وضوء شروع سے دوبارہ کرنا ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

جب انسان عبادت کے دوران اسے توڑنے
کی نیت کرے تو وہ باطل ہوجاتی ہے، اور صرف حج اور عمرہ کے علاوہ اس سے کوئی چیز
مستثنی نہیں، نہ تو یہ دونوں نیت توڑنے سے باطل ہوتے ہیں، اور نہ ہی توڑنے کی صراحت
کے ساتھ، بلکہ وہ حرام کی حالت میں ہی رہے گا حتی کہ وہ حج یا عمرہ مکمل نہ کرلے،
یا پھر کسی رکاوٹ کی بنا پر احرام سے حلال نہ ہوجائے.

مغنی ابن قدامہ میں ہے :

"اور اگر وہ صحیح نیت کے ساتھ اس
نماز کو شروع کرے، پھر اسے توڑنے اور نماز سے باہر نکلنے کی نیت کی نماز باطل ہو
جاتی ہے، امام شافعی رحمہ اللہ کا قول یہی ہے" انتہی.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (278/1
).

اورزادالمستقنع کے باب الصلاۃ میں
لکھا ہے :

"اگراس نے دوران نماز ہی نماز کاٹ
دی، یااس میں تردد کیا تونماز باطل ہوگئی"

اورباب الصوم میں لکھا ہے :

"اورجس نے روزہ افطار کرنے کی نیت
کی تواس کاروزہ افطار ہوگیا".

لیکن شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہنے اس
کی شرح میں راجح یہ قرار دیا ہے کہ : تردد سے نماز باطل نہیں ہوتی.

دیکھیں : الشرح الممتع (486/1).

اورتردد کی طرح ہی یہ بھی کہ اگر
کسی نے دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز سنی، ت واسے تردد ہوا کہ آیا نماز چھوڑ دے یا نماز
جاری رکھے ؟

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ جس نے عبادت
توڑنے کا عزم کرلیا تواس کی عبادت باطل ہوجائیگی، لیکن اگر یہ فقط وسوسہ ہو تو
اس سے عبادت باطل نہیں ہوگی.

اس بناپر صرف وسوسہ اوراندیشہ روزے
کو نہیں توڑے گا جب تک کہ روزہ توڑنے کا عزم اور نیت نہ کی جائے، اوراسی طرح اگر
دوران وضوء پیشاب خارج ہونے کا شک ہوااس نے وضوء چھوڑ کر دیکھا لیکن وضوء توڑنے کی
نیت نہ کی، اور کچھ نہ پایا تواس سے اسکا وضوء باطل نہیں ہوگا.

اوراسی طرح اگراس نے وضوء توڑنے
اور قطع کرنے کی نیت کرلی تواس کا وضوء ٹوٹ جائیگا، اس لیے اسے باقی ماندہ وضوء
مکمل کرنا جائز نہیں ہوگا، بلکہ نئے سرے سے وضوء کرنا ہوگا.

الانصاف میں لکھا ہے :

"اگر اس نے دوران طہارت یعنی وضوء
کے دوران نیت باطل کرلی تو جتنا وضوء کیا ہے صحیح مذہب کے مطابق وہ وضوء باطل ہو
جائیگا، اسے ابن عقیل نے اور شرح ابن عقیل میں المجد نے اختیار کیا، اور دونوں
رعایۃ اور دونوں الحاوی میں اسے مقدم کیا ہے.

اور ایک قول یہ ہے : جتنا وضوء کیا جا
چکا ہے اس سے وہ باطل نہیں ہوگا، مصنف نے اسے المغنی میں بالجزم یہی کہا ہے"
انتہی.

دیکھیں : الانصاف (151/1).

وسوسہ سے بچنا ضروری ہے، کیونکہ
شیطان انسان کے پاس آکر اسے یہ خیال کراتا ہے کہ اس کی ہوا یا پیشاب خارج ہوا ہے،
اور بعض اوقات تو انسان اس میں حد سے بڑھ جاتا ہے اور پھر جو عبادت بھی کرنے لگے اس
میں اسے شک ہی ہونے لگتا ہے، جس سے اسے شدید قسم کی تنگی اور حرج پیدا ہوتا ہے.

اس اہمیت کے پیش نظر آپ سوال نمبر (
62839) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.